OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

پاکستان میں غیر مسلموں سے متعلق ریاستی قوانین: متقدمین اور معاصر فقہا کی آرا کی روشنی میں ایک مطالعہ

State Laws Relating to Non-Muslims in Pakistan: A Study in the Light of Early and Contemporary Jurists

Muhammad Abu Bakar
Doctoral Candidate Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D.I.Khan
Fahd Rauf Bhatti
Doctoral Candidate Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D.I.Khan
Professor Dr. Abdul Wahab Khan
Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology D.I.Khan

Abstract

This article studies state laws of Pakistan relating to non-Muslims in the light of early and contemporary jurists. In the light of the opinions of the early and late jurists, it has become clear that Islam has given all basic human rights to non-Muslims. All the basic rights are also available to them in the Pakistani constitution. After that, there is no need to pass additional laws in Parliament that they cannot convert. We believe that it is a violation of the rights of Muslims in a Muslim state as well as the rights of non-Muslims to try to deprive them of accepting Islam despite the truth of Islam in their hearts.

Keywords: Pakistan, Laws, Non-Muslims, Islamic Sharia

تمہید

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جہاں اکثریت مسلم افراد کی ہے، وہیں پر ایک بڑی تعداد غیر مسلم افراد کی بھی موجود ہے اور پاکستان نے جہاں اپنی قانون سازی میں مسلمانوں کو مد نظر رکھا ہے، وہیں پر غیر مسلم افراد کے حقوق کا بھی خیال کیا ہے۔ لیکن قابلِ غور بات یہ ہے کہ پاکستان کے دستور میں یہ قوانین ہمارے متقدمین اور معاصرین فقہاء کی آراء کے مطابق بھی ہیں یا نہیں

CC BY

۔یاان قوانین میں کسی اعتبار سے کوئی سقم یا کمی بیشی تو نہیں۔ آئندہ سطور میں اسی بات کا جائزہ لینا ہے۔اسی طرح جہاں شریعتِ اسلامی کے قوانین ایک مسلمان کے حقوق اور بہبود کے لئے بہت واضح طور پر موجود ہیں، وہیں غیر مسلموں کے حقوق بھی بہت وضاحت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ بلکہ فقہ کے ابواب تب تک نہ مکمل ہوتے ہیں جب تک غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ نہ آئے۔ دراصل اسلامی شریعت کا ماخذِ اول یعنی قرآن کریم نے کئی مقامات پر غیر مسلموں کے حقوق، ان کے ساتھ انصاف اور ان کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی تاکید کی ہے۔اسی طرح شریعت کے ماخذِ ثانی یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری احادیث موجود ہیں۔ تو یقیناً متقدمین اور معاصر فقہاء کرام جن کے پیش رو قرآن وسنت ہیں۔ تو فقہاء کی آرا میں ضرور غیر مسلم لوگوں کے لیے حقوق کا تذکرہ موجود ہو گا۔ لہٰذا یہاں ہم متقدمین اور معاصرین فقہاء کی آراء کو پیش کرتے ہیں۔ پھر پاکستان میں غیر مسلموں کے لیے ریاستی قوانین جو وضع کیے گئے ہیں ان کو پیش کیا جائے گا اور آخر میں فقہاء کی آرا اور ریاستی قوانین کا تقابل پیش کیا جائے گا۔

متقدمین اور معاصرین فقہاء کی نظر میں

فقہاء کرام نے جو غیر مسلموں کے حقوق کے متعلق جو گفتگو فرمائی ہے۔ان میں سے چند چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ سلوک/برتاؤ

ریاستِ اسلامی میں تمام غیر مسلم اقلیتوں اور رعایا کو عقیدہ ،مذہب، جان ،مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہو گی۔ وہ انسانی بنیادوں پر آزادی، بنیادی اور شہری حقوق میں مسلمانوں کے برابر شریک ہوں گے۔ قانون کی نظر میں سب کے ساتھ یکساں معاملہ کیا جائے گا۔ ہر انسان کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں۔اور وہ ان تمام مراعات وسہولیات کے مستحق ہوں گے جن کے مسلمان ہیں۔اس حوالے سے علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں۔"فَإِنْ قَبِلُوا عَقْدَ الذِّمَّةِ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ[1] " "جب غیر مسلم لوگ عقدِ ذمہ قبول کرلیں تو انھیں بتا دیں کہ جو سہولیات مسلمانوں کے لیے ہوں گی وہی ان کے لیے ہوں گی اور جو ذمہ داریاں مسلمانوں پر ہوں گی وہی ان پر بھی ہوں گی۔"

2۔ تحفظ جان

جان کے تحفظ میں ایک مسلمان اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں۔ دونوں کی جان کا یکساں تحفظ واحترام کیا جائے گا۔اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی غیر مسلم رعایا کو جان کا تحفظ دے اور انہیں ظلم وزیادتی سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ بخاری میں ہے:" مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا " [2] "جس نے معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا اگرچہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پائی جائے گی۔"حضرت عمر نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا کہ میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد وذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے عہد کو وفا کیا جائے ان کی حفاظت اور دفاع میں جنگ کی جائے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے[3]۔

3۔ تحفظ مال

اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ مسلماں کی طرح ذمیوں کے مال جائیداد کا تحفظ کرے انہیں حق ملکیت سے بے دخل نہیں کرسکتی اور نہ ہی ان کی زمینوں اور جائیدادوں پر زبردستی قبضہ کرسکتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ جزیہ نہ دے سکیں تو اس کے عوض بھی ان کی

املاک کو نیلام وغیرہ نہیں کیا جائے گا۔ حضرت علی نے ایک عامل کو لکھا "خراج میں ان کا گدھا، ان کی گائے اور ان کے کپڑے ہر گز نہ بیچنا[4]"

4۔ بیع وشرا

ذمیوں کو مسلمانوں کی طرح خرید و فروخت، صنعت و حرفت اور دوسرے تمام ذرائع معاش کے حقوق حاصل ہوں گے۔ اس کے علاوہ شراب خنزیر کی خرید و فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ وَلَا يُمْنَعُونَ مِنْ إظْهَارِ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْخِنْزِيرِ، وَالصَّلِيبِ، وَضَرْبِ النَّاقُوسِ فِي قَرْيَةٍ، أَوْ مَوْضِعٍ لَيْسَ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ[5] "ذمیوں کو بستی میں یا ان جگہوں میں جو مسلمانوں کے شہر شمار نہیں ہوتے شراب وخنزیر کی خرید و فروخت، اور صلیب اور ناقوس کے بجانے سے نہیں روکیں گے"۔

5۔ مالکانہ حقوق

اسی طرح اسلامی ریاست اپنے غیر مسلمان افراد کو زمین و جائیداد اور باقی قیمتی اشیاء کے مالکانہ حقوق بھی دینے کی پابند ہے۔ چنانچہ سنن ابی داوٗد میں ہے: "ألا لا تَحِلُّ أموالُ المعاهَدين إلا بحَقِّها"[6]

6۔ وصیت وغیرہ کا حق

اسلامی ریاست اپنے ماتحت غیر مسلم افراد کو وصیت اور ہبہ وغیرہ کا حق بھی دیتی ہے کہ اگر وہ اپنے اعزہ واقارب یا کسی بھی طرح کے اپنے مذہبی اداروں وغیرہ کے لئے وصیت کرے تو انہیں مکمل طور پر اس کی اجازت ہے۔

7۔ عزت وآبرو کا تحفظ

مسلمانوں کی طرح غیر مسلم معاہدین کی عزت وآبرو اور عصمت وعفت کا تحفظ کیا جائے گا۔ اسلامی ریاست کے کسی شہری کی توہین و تذلیل نہیں کی جائے گی۔ ایک ذمی کی عزت پر حملہ کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس کی ذاتی و شخصی زندگی کا تجسس، اس کے راز کو ٹوہنا، اسے مارنا پیٹنا اور گالی دینا ایسے ہی ناجائز و حرام ہے جیسے ایک مسلمان کا۔ چنانچہ در مختار میں ہے: وَيَجِبُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهُ[7] ""اور انہیں تکلیف سے بچانا ضروری ہے"

8۔ عدالتی و قانونی تحفظ

فوجداری اور دیوانی قانون مسلم اور ذمی دونوں کے لیے یکساں ہیں۔ جو تعزیرات اور سزائیں مسلمانوں کے لئے ہیں وہی سزائیں غیر مسلموں کے لیے بھی ہیں۔ چوری، زنا اور تہمتِ زنا میں دونوں کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔ ان کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا اور قصاص، دیت اور ضمان میں بھی دونوں برابر ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ چناچہ علامہ ذیلعی فرماتے ہیں: "إِنَّمَا بَذَلُوا الْجِزْيَةَ لِتَكُونَ دِمَاؤُهُمْ كَدِمَائِنَا، وَأَمْوَالُهُمْ كَأَمْوَالِنَا"" ان کا جزیہ ادا کرنا اس وجہ سے ہے کہ ان کا خون ہمارے خون کی طرح اور ان کے مال ہمارے مال کی طرح ہو جائیں۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میں ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تھا آپ نے قاتل کو قصاص میں قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔

9۔ مذہبی آزادی

ذمیوں کو اعتقادات و عبادات، مذہبی مراسم اور شعائر میں مکمل آزادی حاصل ہو گی۔ ان کے اعتقادات اور مذہبی معاملات سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔ ان کے کنائس، گرجوں، مندروں اور عبادت گاہوں کو منہدم نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید کی آیت ہے:"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ " [8] "دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت اور دلالت سے روشن ہو چکی ہے (ا) اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے"۔ وہ بستیاں جو امصار المسلمین میں داخل نہیں ہے ان میں ذمیوں کو صلیب نکالنے، ناقوس و گھنٹے بجانے اور مذہبی جلوس نکالنے کی آزادی ہو گی۔ اگر ان کی عبادت گاہیں ٹوٹ پھوٹ جائیں تو ان کو نئے سرے سے بنانے کی اجازت ہو گی اور ان کی جگہ نئی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی بھی اجازت ہے۔ امصار المسلمین یعنی ان شہروں میں جہاں جمعہ عیدین اقامت حدود اور مذہبی شعار کی ادائیگی کے لیے مخصوص ہیں انہیں کھلے عام مذہبی شعائر ر ادا کرنے کی اور دینی و قومی جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی ان جگہوں میں نئی عبادت گاہیں تعمیر کر سکتے ہیں۔ مگر عبادت گاہوں کے اندر رہ کر انہیں مکمل آزادی ہو گی اور عبادت گاہوں کی مرمت بھی کر سکتے ہیں۔ البتہ جس فسق و فجور کے خود اہل ذمہ ممنوع ہونے کے قائل ہیں ان کے اپنے دھرم میں حرام ہو تو ان امور کے اعلانیہ ارتکاب سے روکا جائے گا خواہ وہ مسلمان آبادی میں ہو یا اہلِ ذمہ کی اپنی آبادیوں میں۔

10۔ مذہبی و تعلیمی درسگاہیں

اہل الذمہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مذہبی درسگاہیں بھی تعمیر کر سکتے ہیں اور انہیں اپنے مذہب کی تعلیم و تبلیغ اور مثبت انداز میں خوبیاں بیان کرنے کی بھی اجازت ہے۔

11۔ پرسنل لا

اسلامی ریاست ذمہ داریوں کے پرسنل لا میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی بلکہ انہیں ان کے مذہب پر عمل کرنے کے لیے نکاح، طلاق، وصیت، ہبہ، نان ونفقہ اور عدت وراثت کے جو طریقے ان کے ہاں مسلم ہیں ان پر عمل کرنے کی انہیں مکمل آزادی ہو گی۔ خواہ وہ اسلام کی رو سے حرام ہوں مثال کے طور پر اگر ان کے ہاں محرمات سے نکاح، بغیر گواہ و مہر کے نکاح جائز ہے تو اسلامی ریاست ان کے قانون کے مطابق ہی فیصلہ کرے گی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت حسن بصریؒ سے سوال دریافت کیا تھا کہ خلفائے راشدین نے محرمات کے ساتھ نکاح، شراب اور سود کے معاملے میں ذمیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو جواب میں حضرت حسن نے لکھا: انہوں نے جزیہ دینا اسی لیے تو قبول کیا ہے کہ انہیں ان کے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ کا کام پچھلے طریقے کی پیروی کرنا ہے نہ کہ کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا ہے [9]

12۔ منصب اور ملازمت

اسلامی آئین سے وفاداری کی شرط پوری نہ کرنے کی وجہ سے اہل ذمہ پالیسی ساز اداروں، تفویض وزارتوں اور ان مناصب پر فائز نہیں ہو سکتے جو اسلام کے نظامِ حکومت میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ بقیہ تمام عہدوں کے دروازے ان کے لئے کھلے ہیں۔ اس سلسلے میں علامہ ماوردی نے کہا ہے کہ ایک ذمی وزیر تنفیذ ہو سکتا ہے مگر وزیر تفویض نہیں ہو سکتا جس طرح ان دو عہدوں میں فرق ہے اسی طرح ان دونوں عہدوں کی شرائط میں بھی فرق ہے یہ فرق چار صورتوں میں نمایاں ہے:

1۔ وزیر تفویض خود ہی احکام نافذ کر سکتا ہے اور فوجداری مقدمات کا تصفیہ کر سکتا ہے ہے وزیر تنفیذ کو یہ حق حاصل نہیں۔

2۔ وزیرِ تفویض کو سرکاری عہدیدار مقرر کرنے کا حق حاصل ہے، مگر وزیرِ تنفیذ کو نہیں۔

3۔ وزیر تفویض تمام جنگی انتظامات خود کر سکتا ہے اور یہ حق وزیرِ تنفیذ کو حاصل نہیں۔

4۔ وزیر تفویض کو خزانے پر اختیار حاصل ہے، وہ سرکاری مطالبہ کر سکتا ہے اور جو کچھ سرکار کے ذمہ واجب ہے اسے ادا بھی کر سکتا ہے جب کہ یہ وزیر تنفیذ کو حاصل نہیں۔

ان چاروں صورتوں کے علاوہ اور کوئی ایسی بات نہیں جو ذمیوں کو ان اس منصب پر فائز ہونے سے روکے۔[10]

13۔ اسلامی خزانے سے غیر مسلم محتاجوں کی امداد

صدقات واجبہ کے علاوہ وہ بیت المال کے محاصل کا تعلق جس طرح مسلمانوں کی ضروریات و حاجات سے ہے، اسی طرح غیر مسلم ذمیوں کی ضرورت و حاجت سے بھی ہے۔ ان کے فقراء، مساکین اور دوسرے ضرورت مندوں کے لیے اسلام بغیر کسی تفریق کے وظائف معاش کا سلسلہ قائم کر سکتا ہے۔ اس کا کوئی شہری محروم معیشت سے نہ رہے حضرت عمر نے ایک بوڑھے یہودی کو دیکھا جو بھیک مانگ رہا تھا جب آپ نے اس سے بھیک مانگنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ جزیہ، شکم پروری، پیری سہ گونہ مصائب نے مجھے بھیک مانگنے پر مجبور کر دیا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھر لے آئے اور اس کی خدمت کی اور بیت خزانہ کے افسر کو خط لکھا: "خدا کی قسم یہ ہرگز انصاف نہیں ہے کہ ہم اس کی جوانی سے فائدہ اٹھائیں اور بڑھاپے میں اس کو رسوا کریں"

غیر مسلموں کے متعلق ریاستی قوانین

ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہو گا اور ہر مذہبی گروہوں اور اس کے ہر فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے بر قرار رکھنے اور ان کا انتظام چلانے کا حق ہو گا۔ کسی شخص کو ایسا محصول ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جس کی آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ و ترویج پر صرف کی جائے۔ کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم پانے والے کسی شخص کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے یا کسی مذہبی تقریب میں حصہ لینے یا مذہبی عبادت میں شرکت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، اگر ایسی تعلیم تقریب یا عبادت کا تعلق اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو۔ کسی مذہبی فرقے یا گروہ کو کسی تعلیمی ادارے میں جو کلی طور پر اس فرقے یا گروہ کے زیر اہتمام چلایا جاتا ہو اس فرقے یا گروہ کے طلباء کو مذہبی تعلیم دینے سے ممانعت نہ ہو گی اور کسی شہری کو محض نسل مذہب ذات یا مقام پیدائش کی بنا پر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخل ہونے سے محروم نہیں کیا جائے گا جسے سرکاری محاصل سے امداد ملتی ہو۔ تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ کے مساوی طور پر حقدار ہیں۔ صفحہ نمبر 25۔ تا29-

پاکستان میں غیر مسلموں کے متعلق ریاستی قوانین کا ناقدانہ جائزہ

متقدمین اور معاصرین فقہاء جو غیر مسلمین کے حقوق کی تفصیل سے بیان کیے ہیں وہی سارے پاکستان کے آئین میں اجمالاً آ گئے ہیں، البتہ سندھ اسمبلی کے ایک قانون پاس کیا کہ اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری سوچ کے مطابق یہ سراسر زیادتی ہے، نہ صرف غیر مسلموں کے ساتھ بلکہ مسلمانوں اور اسلام کے ساتھ بھی۔ اقلیتوں کے نادان دوستوں کے

خیال میں تو یہ خیر خواہی ہے کہ انہیں جبراًاسلام قبول کرنے کا تحفظ فراہم کیا جارہا ہے ، مگر حقیقت میں اسلام پر شرحِ صدر حاصل ہو جانے کے باوجود اسلام کا دروازہ ان پر بند کرنے کے مترادف ہے۔اس حوالے سے انصار عباسی کہتے ہیں۔" اقلیتوں کے حقوق کے نام پر سندھ اسمبلی نے ایک ایسا قانون پاس کیا جو خلاف شریعت ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ اسلام کسی غیر مسلم کو زور زبردستی مسلمان بنانے کے خلاف ہے۔ اسلام میں تو غیر مسلموں کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی۔ لیکن سندھ اسمبلی کو نجانے کیا سوجھی کہ یہ بل پاس کر دیا کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کسی بھی مذہبی اقلیت کا کوئی رکن اپنا مذہب تبدیل نہیں کر سکتا۔ بظاہر اس قانون کا مقصد سندھ میں ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو زبردستی مسلمان بنانے کی شکایات کو روکنا ہے لیکن عملاً جو کیا گیا وہ سمجھ سے بالاتر اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔"یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود"[11]۔

حاصلِ تحقیق

متقدمین اور متاخرین فقہاء کی آراء کی روشنی میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اسلام نے غیر مسلموں کو تمام بنیادی انسانی حقوق دیئے ہیں۔ پاکستانی آئین میں بھی انہیں تمام بنیادی حقوق میسر ہیں۔ اس کے بعد پارلیمنٹ میں ایسے اضافی قوانین پاس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ مذہب تبدیل نہیں کرسکتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مسلم ریاست میں مسلمانوں کی حق تلفی کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کی بھی حق تلفی ہے کہ دل میں اسلام کی حقانیت آجانے کے باوجود ان کو اسلام قبول کرنے سے محروم رکھنے کی کوشش کی جائے۔

References

[1] ‘Allā al-Dīn al-Kāsānī, *Badā‘ al-Sanā‘ fi Tartīb al-Sharā‘*, 7:100.
[2] Muhammad Ibn Ismā‘īl al-Bukhārī, *Saḥiḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Jihād, 4:3166.
[3] Imam Khan Abbu Yahya, *Hazrat ‘Umar Kay Siāsī Nazariyay*, 93.
[4] Abū al-‘Alā Mawdūdī, *Islāmi Hukomat main Ghair Muslimon Kay Huqooq*, 7: 20.
[5] Mawdūdī, *Islāmi Hukomat main Ghair Muslimon Kay Huqooq*, 7:113
[6] Abū Dā’wūd, *Sunan Abbī Dā’wūd*, 7:632.
[7] Ibn ‘Ābidīn Shāmī, Dur al-Muhtār Sharh Tanvīr al-Absār, 4:170.
[8] Al-Baqrah: 2:256.
[9] Muhammad Ibrahim Qafmia Mahanama Darul-Alom, Number: 6, 2006
[10] Mawdūdī, *Islāmi Hukomat main Ghair Muslimon Kay Huqooq*,7:311۔
[11] Ansar Abbasi Islam: Pakistan Main Islam Qabool Karnay Par Pabandi, Mahanama Al-Belaq Urdu, 2017.